خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 103

Track 1

Time 01:03:41

۱۔تفسیر سورة اخلاص

اعوذ باللہ ...

...بسم اللہ ...قل اللہ احد

سورۂ اخلاص ابھی جو میں نے آپ کے ساتھ تلا وت کی اس کے بارے میں اگر
سورۂ اخلاص کو تین دفعہ تلا وت کر لیا جا ئے اور ا کے معنی اور مفہوم پر غور
کر لیا جا ئے تو انسانی شعور میں ایسی رو شنیاں داخل ہو جا تی ہیں کہ جو
شعور قرآن پاک کی حکمت کو قرآن پاک کے معنی اور قرآن پاک مفہوم کو
سمجھتا ہے۔ عام الفاظ میں اس طرح کہا جا تا ہے۔ اگر تین دفعہ سورۂ اخلاص کو
پڑ ھ لیاجا ئے پھر ایک قرآن کا ثواب ملتا ہے۔ ثواب کیا چیز ہے۔ ثواب کا مفہوم اگر
آپ غوروفکر سے سمجھیں اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ ثواب کسی عمل کا نتیجہ
یہ حاصل ہے۔ جس آدمی نے خوشنودی کے ساتھ اللہ کو پکا راخوشنودی کے ساتھ
اللہ کو پکا رنے کے بعد اللہ تک رسائی االلہ کا عرفان اسے ہو جا تا ہے۔ تو اس کا
نام ثواب ہے۔ ہرو زے آپ نے رکھا سب جا نتے ہیں کہ رو زے رکھنے کا ثواب ہے۔
لیکن جب آپ کا مفہوم زیر بحث آتا ہے۔ تو انسان یہ سمجھنے کی کو شش کر تا
ہے۔ کہ ثواب کیا تو اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں ر وزے کی جزا میں خود ہوں یعنی
جس بندے نے اللہ کے لئے رو زے رکھا رو زے کے آداب پو رے کئے ایک وقت مقرر تک
نے کچھ کھا یا نے کچھ پیا جھوٹ نہیں بو لا زیادہ سے زیادہ وقت عبادت میں گزارے
نماز بھی پڑھی قرآن پاک کی تلاوت بھی کری اس کے بارے میں یہ سو چا جا ئے یہ
سب ہم کیوں کر رہے ہیں تو یہ کہا جا تا ہے کہ ثواب کے لئے کر رہے ہیں تو
ثواب کا کیا مفہوم ہے تو یہی کہا جا ئے گا یہ سب میں اللہ کے لئے کر رہا ہوں
جو چیزیں میرے لئے حلال ہیں چو نکہ اللہ تعالیٰ نے ایک معین وقت تک کھا نے پینے
کو منا کر دیا اس لئے میں نے حلال چیزوں کو ہاتھ نہیں لگا یا ہے۔ یعنی ثواب کا
مفہوم اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اس کی عمل کا نتیجہ یا حاصل اب اللہ تعالیٰ
یہ فرماتے ہیں جب کو ئی آدمی رو زے رکھتا ہے۔ رو زے کا ثواب ہے۔ جب اللہ
تعالیٰ نے فرما یا رو زے کی جزا میں خود ہوں رو زے کی جزا میں خود کا مطلب
یہ ہے۔ کہ اگر رو زے پو رے قواعد وضوابط اور احتیاط کے ساتھ رکھ لیا جا ئے
تواللہ اس کو مل جا تا ہے۔ رو زے کی جزا کا مطلب ہے۔ میں اس بندے کو مل جا تا
ہوں وہ بندے مجھ سے قریب ہو جا تا ہے۔ پھر رو زے کے سلسلے میں آپ سب

لوگ جا نتے ہیں کہ لیلتہ القدر ایک یہ مفہوم میں بیان کر رہا ہے رو زے کا یہ
مفہوم نہیں ہے لیکن سمجھنے کے لئے رسول اللہﷺ نے جب ارشاد فرمایا جب کو
ئی مومن رو زے وکھ لیتا ہے تو اس کو چا ہئے کہ وہ طاق را توں میں لیلتہ القدر
کو تلا ش کر ے تیس کو پچیس کو ستا ئیس کو لیلتہ القدر کے بارے میں حضور پاک
ﷺ کا ارشاد ہے کہ لیلتہ القدر کو تلاش کر و ۔اب لیلتہ القدر لے بارے میں قرآن
پاک میںاللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وما ادراک ما لیلتہ القدر ...کہ آپ کیا سمجھیں
لیلتہ القدر کیا ہے ؟حضور پاکﷺ نے فر ما یا کہ لیلتہ القدر کو طاق راتوں میں تلا
ش کرو ۔اللہ تعالیٰ نے فرما یا رو زے کی جزا میں خود ہوں اب اللہ تعالیٰ یہ
فرماتے ہیں کہ لیلتہ القدر کیا ہے ؟پھر فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ لیلتہ القدر ایک
ایسے حواس کانام ہے ۔کہ جن حواس سے آدمی حضرت جبرا ئیل علیہ السلام
کو دیکھ سکتا ہے اور حضرت جبرا ئیل علیہ السلام سے مسافہ کر سکتا ہے اور
ان چیزوں کو بھی وہ جان لیتا ہے سمجھ لیتا ہے ۔کہ جو اللہ کا امر ہے وہ اللہ
کی طرف سے جو چیزیں نا زل ہو رہی ہیںو ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ لیلتہ
القدر کا ہم اب لیلتہ القدر کا بہت بڑا ثواب ہے تو کو ئی آپ سے پو چھے بھی
ثواب کیا چیز ہے جو اعمال آپ کر رہے ہیں ا س کا اجر اور اس کا حاصل ہے تو
ایسی صورت سے جب ہم قرآن پاک میں غوروفکر کر تے ہیں اور یہ ہمارے
بزرگوں کی بات ہے تو یہ جو ہمارے اولیا ء اللہ نے اور مر سلین نے جو لکھاہے
سورہ اخلاص کو اگر ایک ایک سورہ اخلاص کو اگر تین دفعہ تلاوت کر لیا جا ئے تو
ایک قرآن کا ثواب ملتا ہے یعنی ایک قرآن کو سمجھنے کے لئے جتنی ساکت اور
جتنی کا وش اور جتنی جدوجہد آدمی کو کر نا پڑھتی ہے اگروہ سورہ اخلاص کو
تین دفعہ پڑھے اس کے معنی اور مفہوم پر غوروفکر کرلے تو قرآن کا ایک مکمل
خاکہ قرآن کے سامنے آجا تا ہے قرآن میں کیا پڑ ھا اب یہ آیت میں نے ابھی تلا وت
سورہ اخلاص اب اس میں آپ دیکھئے غور کریں اب ثواب کے اوپر غور کریں اللہ
تعالیٰ کیا کیا فرما نا چا ہتے ہیں یعنی سورہ اخلاص پڑھنے کا ثواب لے کررہے
یعنی سورہ اخلاص پڑھنے کا حاصل کیا ہے یا سورہ اخلاص پڑھنے کا نتیجہ کیا اللہ
تعالیٰ فرماتے ہیں اے پیغمبر ﷺ آپ فرما دیجئے اللہ تعالیٰ ایک ہے اللہ تعالیٰ اپنے
بندے محمد رسول اللہﷺ سے فرما تے ہیں آپ ان کو بتا دیجئے لوگوں کو کہ اللہ
ایک ہے ایک سے مراد اللہ جیسا کو ئی نہیں ہے شاہ عبد القادری صاحب نے تر
جمہ کیا میرا ایسی ذات کہ جس کی کو ئی مثال ہے نہ کو ئی عقل ہے نہ کو ئی
اس کے بارے میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں با لکل یکتا ہے کسی بھی صورت سے نہ
وہ الفاظ میں بیان ہو سکتا ہے نہ عقل اس کو زیادہ پھیلا سکتی ہے نہ اسے کم
کر سکتی ہے ایک ہے آپ پیغمبر ﷺ آپ فرما دیجئے اللہ ایک ہے ۔اب جو انسانی
شعور سے غوروفکر کر تے ہیں تو زمین پر موجود کو ئی بھی شئے ایک نہیں دو
ہی ہو گی دس ہو نگی، ہزار ہو نگی ایک نہیں ہو نگی اب غور کریں آپ کہہ
جی کبوتر ایک ہے با لکل ایک نہیں ہے کبو ترایک ہو تا ہے اس کی پو ری نسل
ہو تی ہے ،آپ کہہ جی انسان ایک ہے تو انسان ایک نہیں ہو تا ہزاروں آدمی

ہیں ،آپ کہے جی درخت ایک ہے درخت بھی ایک نہیں ہو تے با دام کا ایک درخت
آپ کہے جی با دام کا یہ ایک درخت ہے آپ کو ایک نظر آرہا ہے لیکن ساری دنیا
میں کتنے با دام کے درخت ہیکرو ڑوں ہو نگے ،اربو ں ہو نگے آپ کہے صاحب
زمین ایک ہے ،زمین بھی ایک نہیں ہے زمین کو آپ کھودتے چلے جا ئیے ساتھ طبق
ہیں زمین کے ،آپ کہے جی سمندر ایک ہے نہیں سمندر ایک نہیں ہے ساتھ
سمندر تو ویسے ہی مشہور ہے اور پتا نہیں کتنے ہو نگے ،آپ کہے صاحب دریا
ایک ہے اب دریا بھی ایک نہیں ہے آپ کا چھوٹا سا پا کستان ہے ملک اللہ تعالیٰ
ایسے قائم دائم رکھے کچھ دریا جھلوں میں ہے، کچھ دریا نیلم ہیں ،کچھ دریا فلاح
ہیں، کچھ دریا فلا ح یعنی آپ غور کریں گے اپنی زمین کے اوپر غور کر یں تو آپ
یہ کہے گے زمین کے اوپر ایک تو کو ئی چیز نہیں ہے اب آسمان کی طرف نظر
آپ اٹھا ئیں کہے جی ستارے ایک ہے ہکو ئی ستارے ایک نہیں ہے آپ دیکھیں کتنے
نظر آتے ہیں ہچا ند ایک ہے چا ند آپ کو ایک نظر آرہا ہے چاند ایک نہیں ہے وہ
تو بے شمار ہیں جب دنیائیں بے شمار ہیں ،آپ کہتے ہیں سورج ایک ہے سورج
ایک آپ کو نظر آرہا ہیاگر آپ کی نظر محدود ہے تو اس کا مطلب یہ تھوڑی اگر
سورج کو ایک دیکھ رہے ہیں تو سورج بھی لاکھوں کروڑوں ہیں جب دنیا لاکھوں
کروڑوں ہیں تو عالمین بے شمار ہیں تو سورج بھی بے شمار ہو نگے دیکھئے نہ
ایک عالم زمین ہمارا ہے ہاس پر سورج ایک ہے اب اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں
الحمد اللہ ...میں تو عالمین کا رب ہوں جب عالمین ہو گا تو تمام عالمین کے
سورج بھی الگ الگ ہو نگے تو سورج بھی الگ الگ ہے پھر جتنا بھی آپ اگر اپنے
اندر غوروفکر کر یں تو آپ کو ایک چیز کو ئی نظر نہیں آئے گی ہر چیز آپ کو
کثرت نظر آئے گی یعنی ایک سے زاہد ہو گی اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں اے پیغمبر
آپ ﷺ آپ فرما دیجئے اللہ ایک ہے اور ایسا ایک ہے اس کا ہمسر کو ئی نہیں اس
کو آپ کسی بھی طرح دو نہیں کہے سکتے اب انسان ایک ہے لیکن مر د ایک ہے
عورت ایک ہے پھر مر د اور عورت سے اس کی نسل چلی ہے اس کا کو ئی
اندازہ ہی نہیںہے کو ئی شما رہی نہیں ہے تو اب اس آیت میں جب آپ غور
فرما ئیں گے تو پہلے تو آپ کو یہ پتا چلے گا اللہ ایک ہے ایک ہو تا ہے اور ایسا
ایک ہے دنیا میں کو ئی ایک نہیں ہے ہی نہیں یعنی وہ واحد ہے اللہ ہی ہے اگر
ایک کا لفظ اگر کسی کے لئے بیان کر سکتے ہیں تو وہ اللہ ہے اللہ صمد اللہ ...
کا کسی قسم کی احتیاج نہیں ہے نہ اسے بھوک لگتی ہے ،نہ وہ پانی پیتا ہے ،نہ
اسے نیند آتی ہے، نہ اسے اونگ آتی ہے لاتا خذ سناتا...اللہ ایک ایسی ذات ہے
جس کو نہ نیند آتی ہے نہ اونگ آتی ہے ہاب اس پر بھی آپ غور کریں گے اس پر
بھی ایک ہی بات کا علم ہوا کہ اللہ ایک ہے ہ اور ایسا ایک ہے اس کے علاوہ
کوئی دوسرا ایک نہیں ہو گا ہاب دو سرا کوئی بھی ایک اور دو ہو گا تو اس کو
بھوک بھی لگے گی پیا س بھی لگے گی اس کی نسل بھی ہو گی اس کے بچے بھی
ہو نگے وہ جوان بھی ہو گا وہ بو ڑھا بھی ہو گا وہ پیدا بھی ہو گا وہ مر ے گا
بھی اللہ هو صمد ...ہر چیز سے بے نیا زکو ئی قسم کی کو ئی احتیاج اب جب ہم

مخلوق پر غور کر تے ہیں زمین پر کسی بھی مخلوق کے بارے میں سوچیں وہ
احتیاج کے بغیر زندہ ہی نہیں رہ سکتا پر ندے کو لے لیں وہ بغیر کھا ئے پئے نہیں
رہ سکتے انسانوں کو آپ دیکھیں وہ بغیر کھائے پئے نہیں رہ سکتے درختوں کو
درختوں پر آپ غور فرما ئیں تو وہ کھا ئے پئے بغیر نہیں رہ سکتا آپ کسی
درخت میں پا نی ڈالنا چھوڑ دیں تو وہ سوکھ جا ئیں گے یعنی درخت بھی محتاج
ہیں پر ندے بھی محتاج ہیں اور زمین پر رہنے والی ہر مخلوق بھی محتاج ہے
لیکن اللہ اک ایسی ذات ہے کہ لیکن وہ مخلوق کی طرح محتاج نہیں ہے اللہ ھو
صمد ...اللہ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے نہ اللہ پیدا ہو تا ہے ،نہ اللہ لڑکا
ہو تا ہے ،نہ اللہ بوڑھا ہو تا ہے ،نہ اللہ جوان ہو تا ہے، ،نہ اللہ پیدا ہو تا
ہے ،نہ اللہ مرتا ہو تا ہے نہ کو ئی تبدیلی ہو تی ہے نہ کو ئی تا تر ہو تا ہے نہ
کو ئی گھٹتا ہے نہ کو ئی بڑھتا ہے ایسی ذات ہے گھٹنا ،بڑھنا،کھا نا ،پینا ،بو
ڑھا ،لڑکپن ہر ضرورت سے بے احتیاج ہے معاورا ہے ہ اب اس سورت کو پڑھنے
سے دوبا توں کا پتا چلا ہے کہ اللہ ایک ہے ایسا ایک ہے کا ئنات میں کو ئی چیز
اللہ جیسی ایک نہیں ہوسکتی یعنی کا ئنات میں اللہ کی ذا ت ایسی یکتا ہے کہ
اس ذات کم کی طرح کو ئی ذات نہیں ہے ہایک ہے بس دو سرا کو ئی ہے ہی
نہیں اللہ ہے اگر ہے تو ایک ہے انسان تو ایک نہیں ہو سکتا جب بھی ہو گا
ظاہر ہے ماں ہو گی ،باپ ہوگا ،بھا ئی ہونگے خاندان ہو گا وہ خود باپ ہو گادو
سری صورت یہ ہے کہ مخلوق احتیاج کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اللہ کو
کسی قسم کی احتیاج ہی نہیں ہے اللہ تو بے نیاز ہے تو دو با توں کا ہمیپتا چلا
اللہ تو ایک ایسی ذات ہے کہ اس جیسا کو ئی نہیں ہے دو سری یہ ہے کہ اللہ
ایسی ذات ہے اس جیسا کو ئی نہیں لیکن اس کو کھا نے پینے کی بھی ضرورت
نہیں ہے ہاس کو نیند بھی نہیں آتی اس کو اونگ بھی نہیں آتی اس کو آرام کی
بھی ضرورت نہیں ہے انسان یا ہر چیز تھکتی پر ندے بھی تھک جا تے ہیں، چو با
ئے بھی تھک جا تے ہیں ہمشنیات چلا تے ہیں لوہے کی وہ بھی تھک جا تے ہیں لم
یلد ولم یولد ...تیسری بات کیا ہو ئی تیسری بات یہ ہو ئی کہ اللہ نہ کسی کا با
پ ہے نہ اللہ کسی کا بیٹا ہے مخلو ق کے لئے لازم ہے کہ وہ کسی کا بیٹا ہو یا
کسی کا باپ ہو اب آپ کسی بھی مخلوق کو دیکھ لیں ، پر ندوں کو دیکھ لیںو ان
کے بھی ماں باپ ہو تے ہیں ، درختوں کو دیکھ لیں ان کی بھی اولاد ہو تی ہے ...
بھئی درختوں کی اولاد ان کا پھل ہے پھول ہے پتے ہیں شاخیں ہیں یہ درختوں
کی سب اولادیں ہیں اللہ نہ کسی کا باپ ہے اور نہ اللہ کسی کی اولاد ہے ہاب
ان دو نوں با توں سے بھی یہی بات پتا چلی کہ اللہ ایک ایسی واحد ہستی ہے وہ
مخلوق کی طرح نہیں ہے نہ وہ مخلوق کی طرح ہو تی ،نہ مخلوق کی طرح کھا
نے دینے کی ضرورت ہو تی ہے ،نہ مخلوق کی طرح اس دنیا سے اسے دو سری
دنیا میں جا نا ہو تا ہے قائم ہے ایک جگہ پر ولم یقولا ھو کفون احد ...اب اللہ کا
کو ئی خاندان بھی نہیں ہے اب انسان میں آپ لوگوں نے دیکھا ہو گا دنیا ئیں ہیں
قبیلے ہیں قومیں ہیں انسان تو پہچانا ہی اس بات سے جا تا ہے بھئی تم کو ن

ہو؟جی ہماری ایک قوم ہے قوم یہ ہے اب مسلمان ہیں بھئی تمہا ری پہچان
کیا ہے ؟وہ کہے گا جی پا کستانی ہیں ۔دو سری سے کہے گے بھئی تم کون ہو ؟
کہے گے ہم ہندو ہیں ہماری پہچان جو ہے ہندو ستانی ہے یعنی خاندان کے
علاوہ قبیلے کے علاوہ برادری کے علاوہ انسان اپنا تذکر ہ نہیں کر سکتا اس کی
کو ئی ذات بھی ہو گی اس کی کو ئی برادری بھی ہوگی اس کا کو ئی کنبہ بھی
ہو گا اس کا کو ئی قومیت بھی ہو گی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اللہ کا کو ئی
خاندان ہی نہیں ہے تو وہ اس سے بھی معاورا ہے نہ اس کا کو ئی خاندان ہیں
نہ اس کی کو ئی برادری ہے نہ اس کی کو ئی قوم ہے اگر کو ئی قوم ہو تی تو
ظاہر ہے پھر اللہ جو ہے مخلوق کے ساتھ مل جاتا اب کیوں کہ اللہ ایک ہے
مخلوق کے ساتھ وہ مل ہی نہیں سکتا ۔اب صورت یہ سامنے آئی کہ اللہ کے
علاوہ جو کچھ ہے وہ مخلوق ہے ۔اور اللہ خود یعنی اللہ ایک ایسی ذات ہے کہ
جو پیدا کر نے والی ہے اللہ ایک ایسی ذات ہے جو پیدا کر کے وسائل فرا ہم کر
نے والی ہے ،اللہ ایک ایسی ذات ہے جس کو یہ علم ہے کہ مخلوق کی کیا کیا
ضروریات ہیں وہ یہ جانتا ہے ،مخلوق کو پا نی چا ہئے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے
لئے پا نی فراہم کر دیا دریا میں ،زمین کے اندر پا نی ،با رش کا پا نی پہاڑوں میں
پا نی ،پہاڑوں پر بر ف جمتی ہے وہ پا نی اللہ تعالیٰ کو یہ علم بھی ہے مخلوق
کھا ئے پئے بغیر نہیں رہ سکتی اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے زمین کو کتنا بڑا دستر
خوان بنا دیا ہر وہ چیز جو انسانی ضرورت کے زمین پیدا کر رہی ہے گیہو ں
زمین پیدا کر رہی ہے یہ ہر چیز جو بھی ہماری کھا نے پینے کی ہے تر کا ری ہے
پھل ہے فروٹ ہے ۔اجناف ہے سب اللہ تعالیٰ جو ہے زمین کی ڈیوٹی لگا دی کہ
تجھے پیدا کر دیا ساتھ ساتھ زمین کی ڈیوٹی کہ کہ تجھے کھٹیاں پکا نی ہیں پھل
پکانے ہیں ،چاند کی یہ ڈیوٹی لگا دی پھلوں میں مٹھا س پیدا کر نا ہے اگر چا ند
نہیں ہوتا تو ہر چیز کڑوی ہو جا ئے گی تبغات اللہ تعالیٰ مخلوق کیوں کہ ایک
نہیں ہو سکتی اب ضروری ہے کہ مخلوق کو دو کر نے کے لئے دو رک بنا ئے جا
ئیںایک مذاکر رخ بنایا جا ئے ونفخون ...پھر بھی مخلوق کیوں کہ عورت بھی ایک
ہے مر د بھی ایک ہے ۔او دو نوں ایک نہیں رہ سکتے لہذا اولا د ہو تی نہیں ہے
تو جب ہم ا س آیت پر غور کر تے ہیں اللہ کی نشا نیوں پر اللہ کی صفات پر تو
ہمیں یہ بات پتا چلتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں اپنا تعارف کر وایا ۔اور
تعارف اللہ تعالیٰ سے اس طرح کر وایا ہے کہ مفہوم کے ساتھ بیان کر دی ہے
اللہ تعالیٰ نے اپنے با رے میں اللہ ایک ہے ظاہر ہے مخلوق تو ایک ہو ہی نہیں
سکتی ، اللہ بے نیازہے ظاہر ہے مخلوق توبے نیاز نہیں سکتی ،اللہ کسی کی
اولاد نہیں کسی کا باپ نہیں اللہ کی مجبوری ہے وہ کسی کا باپ ہو کسی کی
اولادہو ۔اللہ کا کو ئی خاندان ہی نہیں ہے سیدھی سی با ت ہے امخلوق تو
خاندان کے بغیر پہچانی ہی نہیں جا تی بھئی قبیلے خاندان برادری کیا ہے خاندان
ہی ہوا نہ تو اس سورت میں جس کو پڑ ھ کر قرآنی علوم کے بارے میں آپ کے
اندر ایک تفکر کا Pattren

بنتا اس سورت میں الل تعالیٰ ن اپنی پا نچ صفات بیان کی یں یعنی الل
تعالیٰ ن اپن آپ کو پا نچ با توں س متعارف کر وایا مخلوق ک لئ اگر اس
صورت کو مخلوق پڑ تو و الل تعالیٰ س متعارف و جا تا اور الل تعالیٰ
ن اپنا تعارف ویس تو الل کابت تعا رف قرآن پاک میں لیکن اس سورت
میں پانچ با راالل تعالیٰ ن اپن تعارف ک لئ بیان کئ ان پانچ با توں میں ایک ی
 ک الل ایک مخلوق ایک نیں و سکتی ،الل ب نیاز مخلوق ب نیا
زنیں و سکتی اس کو تو کھا نا بھی چا ئ ،پانی بھی چائ، کپڑا بھی چا ئ،
پیس بھی چا ئ ،نوکری بھی چا ئ، کا رو بار بھی چا ئ، مخلوق اولاد و ن
س انکار نیں کر سکتی ،مخلوق باپ و ن س انکار نیں کر سکتی ،مخلوق
خاندان ک بغیر ی نیں و سکتی اب ی پا نچ ایجنسیوں میں ایک ایجنسی یا
ایک صورت ایسی کسی صفت میں الل س م رشت و سکتی و اور و ی
 ک الل مخلوق س ب نیاز اس کو پھرآپ ذرا غور س سنیں الل ایک
مخلوق ایک نیں الل ب نیاز مخلوق ب نیاز نیں و تی یعنی احتیاج نیں
الل کو کسی چیز کی اور مخلوق احتیاج ک بغیر و تی ی نیں الل کسی
کی اولاد نیں الل کسی کا باپ نیں الل کسی کا کو ئی خاندان نیں اب ان پانچ
صفات میں س ایک صفت ایسی ک جس س مخلوق الل ک ساتھ اپنا رشت
جوڑ سکتی و کون سی صورت الل ب نیاز کس س ب نیاز
مخلوق س ب نیاز مخلوق مخلوق ک ساتھ مل گر نیاز بندی کرل تو و الل
ک ساتھ و جا ئ گی آپاگر الل ک ساتھ نیاز بندی کر یں یا ن کر یں لیکن آپ
مجبور یں آپ کو پیاس لگتی پا نی آپ کو کون پلا تا الل آپ کو بھوک
لگتی زمین کی اندر پھل کون اگا تا الل آپ واک اندر نیں ر سکت
آپ کو تو ی پتا ی نیں وا کیا کاس آری کس طرح بنتی
کیس پھیپھڑوں میں جا ری ی وا چلا ن والا وا پیدا کر ن والا وا س
آپ کو زندگی بخشن والا کون الل آکسیجن آکسیجن ک بغیربھی آدمی
زند نیں رتا ن آکسیجن ن کسی کو نظر آتی ن اندر جا ت و ئ
محسوس و تی لیکن آکسیجن اندر جا ری اپنا کام کرر ی ی
آکسیجن کس ن بنا ئی الل ن بھئی تو الل کی بنا ئی و ئی جتنی بھی چیزیں
یں آپ تسلیم کریں یا ن کر یں آپ ان چیزوں ک محتاج یں آپ پا نی پئ بغیر
زند نیں ر سکت آپ وا ک بغیر زند نیں ر سکت الل تعالیٰ اگر زمین
کو پاڑ ی بنا د گیوں پیدا ی ن و االل تعالیٰ ماں باپ ک دل میں محبت
ی ن ڈال تو اولاد کی پر وارش کیس و گی الل تعالیٰ ماں ک سین کو دو دھ
س ن بھر د بچ مر جا ئیں گ جتنا بھی آپ غور کریں گ جو احتیاج کا معامل
 و برا را ست الل ک ساتھ وابست اب صرف اتنی سی بات و برا
 را ست الل س وابستگی جس س م واقف ی نیں یں تو واقفیت
حاصل کر جا ئ واقفیت کس طرح حاصل کر یں جس طرح م مخلوق س نیا ز
مندی کا اور احتیا ج کارشت ت ڑ کر الل ک ساتھ قائم کر لیں کیا سمجھ آپ ی

سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ اخلاص میں اپنی پا نچ بات کا پانچ صفات کا بیان کیا تاکہ مخلوق اس بات کو سوچ سکے اورسمجھ سکے کیا کو ئی ایسی صفت ہے جس میں مخلوق اللہ کے ساتھ وابستگی اختیار کر لے ایک صفت ہے کہ آپ مخلوق سے بے نیاز ہو جا ئیں اپنی ساری توقعات اللہ کے ساتھ وابستہ کر یںآپ توقعات وابستہ کر یں یا نہ کر یں آپ کی تواقعات تو وابستہ ہیں اپ جب پیدا ہو یئے آپ کو تو توقعات کا پتا ہی نہیں تھا آپ تو بیٹھ ہی نہیں سکتے تھے کر وٹ بھی نہیں بدل سکتے تھے مکھی اگر آپ کے اوپر بیٹھ جا ئے تو مکھی اڑا نہیں سکتے تھے تو اس میں سے آپ کی ساری زندگی کی توقعات کس نے پو ری کی نہ کو ئی دوکان ہوتی ہے نہ کو ئی کا رو بار ہو تاہے نہ کو ئی درزی ہو تا ہے جو ہم کپڑے سیلے ہو ئے پہنتے ہیں نہ رو ٹی ہو تی یہ سب کیوں ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے وسائل کو قائم رکھنے کے لئے انسان کے اندر عقل ہو تی ہے جب گر می لگے تو ایسے کپڑے پہنو سب بھوک لگے تو ایسے رو ٹی کھا ئو تھک جا ئو تو سو جا ئو سو نے کے بعد اٹھ جا ئو اپنے کام میں لگ جا ئو یہ سب چیزیں آپ کوکہا سے ملیں کہاں سے ملیں اب بو لو تو بھئی ...اللہ نے دی ہیں نہ تو اگر آپ توقع اللہ سے قائم کر ے یا نہ کر یں یہ تو مجبوری ہے انسان کی سب کچھ اللہ کی طرف سے پو را ہو تا ہے مجبوراً جس چیز کو آپ مان رہے ہیں تسلیم کر رہے ہیں او ر مجبوری سے آپ زندہ ہو متحرک ہیں تو اس کو آپ خوشی سے کیوں نہیں استعمال کر تے مخلوق سے مخلوق توقعات قائم کر تی ہے یہ میرا ابا ہے میری پر وارش کر ے گا مجھے تعلیم و تر بیت دلا ئے گا میری ضروریات کا کفیل ہو گا ابا اگر مر جا ئیں پھر رو ز مر تے ہیں ابا با پ کہتا ہے صاحب میری اولاد ہو گی میری نسل چلے گی کیا ایسے خاندان نہیںہیں جہاں اولاد ہی نہیں ہو تی کو ئی ڈاکٹر کو ئی حکیم کو ئی سائنس والا نہیں پیدا کر سکتا تو اس کا مطلب ہے یہ ہماری اولاد ہو یہ بھی اللہ ہی پو را کر تا ہے یہ توقع یہ میرا باپ ہے مجھ پر اس کا سایہ رہے تو توقع بھی اللہ ہی پوری کر ے گا کیا اولاد اپنے ماں باپ کو زندہ رکھ سکتی ہے تو یہ توقع جب میرے ماں باپ زندہ رہیں یہ کون پو را کر رہا ہے باپ کھا نا کھا تے ہیں اندر کھا نا یہاں اٹک جا ئے آکر کیا ہو گا ...؟کیا ہو گا موت آجا ئے گی نہ آپ یہ توقع رکھیں کھا نا کھا رہے ہیں معدے میں جا کر ہضم ہی نہ ہو ایسا ہو تا ہے میرے پاس ایک صاحب آئے وہ حیدرآباد سے کے مجھے ساتھ مہینے ہو گئے میں نے کچھ کھا یا ہی نہیں ہے تو میں نے کہا بھئی کیسے تو زندہ ہے کہنے لگے بس میں کھا ئی نہیں سکتا اور میں کو ئی چیز کھا تا ہوں یہاں اٹک جا تی ہے اتر تی ہی نہیںتو میں نے اس کو دستر خوان پر بیٹھا رو ٹی دی اور کہا کھا بھئی ...اس نے منہ میں رکھا وہ کہنے لگا جی میں تو نہیں نگل سکتا میں نے اسے ڈنٹ دیا میں نے کہا شاید رو ب سے نگل لے گا ہوے جناب ایسے اایسے کیا حلق میں لقمہ تو گیا نہیں آنکھیں با ہر آگئی وہ گر گیا ہم تو بڑے خوف زدہ ہو گئے بھئی یہ تو بہت بڑی بات ہین خیر ہم نے کہا لقمہ تھوک دو اس نے لقمہ تھوک دیا تو اب مجھے فکر یہ ہوئی یہ کھا تا کیوں نہیں کیا کیا

مطلب ہے اس سے پو چھا بھئی تو کھا تا کیا ہے کہنے لگے جی وہ منے بسکٹ آتا
ہے اس کو پا نی میں گھول کر پتلا پتلا کر کے پیتا ہوں بس یہ میری خورا ک ہے
ظا ہر ہے منے بسکٹ سے کو ئی تیس پنتیس کا آدمی با لکل دبلا پتلا سوکھا خیر
اس سے بہت ہی زیادہ جب اس سے پو چھا بھئی کیا ہو گا کیوں نہیں کھا تا کیا
ہوا کہا جی کو ئی ڈاکٹر بھی سمجھ نہیں آتا حکیم بھی تو ا س نے یہ بتا یا کہ
صاحب مجھے ایک دن خیال آگیا بیٹھے بیٹھے اب میں نے لقمہ اگر اندر لیا اور میری
سانس کی نا لی میں رک گیا تو میں تو مر جا ئوں گا ۔اب جب بھی کو ئی چیز
کھا تا ہوں مجھے یہ خیال آجا تا ہے سانس کی نا لی میں رک جا ئے گا ۔اب ظا
ہر ہے مر نا تو کو ئی بھی نہیں چا ہتا اب میں نے اس سے کہا اللہ کے بندے
سانس کی نالی الگ ہے کھا نے کی نالی الگ ہے بہت سمجھا یا اسے سمجھ نہیں
آیا پھر ہمارے لطیف بھا ئی ہیں ہمارے یہاں جو لنگر کا اہتمام کر تے ہیں وہ
ذرا اکسیرنٹ ہو گیا بچاروں کا آپ سب لوگ ان کے لئے دعا کر یں اللہ تعالیٰ
انہیں صحت دے بہت ہی پرا نے میرے ساتھی ہیں لنگر ونگر کا سارا وہی اہتمام
کر تے ہیں یہاں سڑک پر گر گئے تھے چوٹ وٹ لگی ہے بچاروں کی دعا کر یں آپ
لوگ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و تندروستی عطا کر ے ۔تو لطیف بھا ئی سے میں نے
کہا ایسا کرو اس بندے کو لیجا ئو کسی قسائی کی دوکان پر لیجا ئو پہلے تو ایسے
بکری کی سری دیکھا ئو پھر اسے جناب کسی گا ئے کی سری دیکھا ئو اور یہ دیکھا
ئو اسے کہ نا لیاں دو ہیں سانس کی الگ ہے اور نگلنے کی الگ ہے ۔اور وہ
صاحب اسے لے گے اسے اچھی طرح سری وری دیکھا ئی اس کو یقین آگیا ہاں
بھئی سانس کی نا لی میں کھا نا جا تا ہی نہیں ہے سانس کی نا لی دو نا لیاں
ہوتی ہیں ۔تو وہ آگیا تو اس کو ہلکا ہلکا کھا نا کھیلا یا اس لئے ہم نے کہا بھا
ری دیا تو پیٹ خراب ہو جا ئے گا کہی مہینوں سے تو بھو کا ہے یہ پانچ ساتھ دن
وہی حال رہا اور اللہ کا ایسا کرم ہو ا وہ رو ٹی کھا تا ہوا گیا اب آپ یہ دیکھئے
کھا نا کھا نا ،معدے میں جا نا، سانس لینا اگر ہم سب جو ہے یقین بن جا ئیں کہ
ہم کھا نا کھا ئیں گے یہاں لقمہ اٹک جا ئے گا تو ہم دیکھئے گے کہ ہم روٹی کھا
سکتے ہیں تو یہ روٹی بھی ہمیں اللہ ہی کھلا رہا ہے کھا تو ہم رہے ہیں لیکن
کھلا کون رہا ہے آپ لڑکپن سے جوان ہو تے ہیں پتا ہی نہیں چلتا کب جوان ہو
گئے یہ جون کون کر رہا ہے بھئی وہ بھی اللہ کر رہا ہے کو ئی آدمی زندگی میں
بوڑھا نہیں ہو نا چا ہتا انسان کی کمزوری ہے جوان ہی رہنا چا ہتا ہے ۔اس
لئے کہ بو ڑھا پے کی دس پر یشانیاں یہاں درد وہاں درد کمر میں درد گٹھنے میں
درد تو آدمی ان تکلیف سے بچکے جوان ہی رہنا چا ہتا ہے لیکن دیکھئے اب میں
بھی بوڑھا ہو گیا آپ بھی بو ڑھے ہو رہے ہیں جو جوان ہیں وہ بھی بوڑھے ہو
نگے یہاں دنیا میں ایک ایسا آدمی بھی نہیں ہے جو بو ڑھا نہیں ہے یا ہے ایسے کو
ئی مثال دنیا میں تو آدمی تو بوڑھا نہیں ہو تا تو کون بوڑھا کر رہا ہے یعنی جوان
بھی اللہ نے کیا بوڑھا بھی اللہ کررہا ہے اب کو ئی ایسا آدمی نہیں دنیا میں جو
مر نا چا ہتا ہوں یا کو ئی چا ہتا ہے مرنا جی کو ئی نہیں چا ہتا نہ کون چا ہتا

ہے یہ چا ہتے ہے لیکن آدمی مر جا تا ہے پیدا بھی آپ کو اللہ نے کیا آپ کو پتا
ہی نہیں کہ آپ کہاں سے آئے یہ بھی پتا نہیں آپ کو کہاں سے پیدا ہو نا ہے یہ
پو چھ کر اللہ میاں آپ کو پیدا کر تے کہاں پیدا کر یں تو میرا خیال ہے یہاں جتنے
بھی لوگ بیٹھے ہیں سب یہی کہتے جی با دشاہ کی یہاں پیدا کر یں تو سارے ہی
با دشاہ کی یہاں پیدا ہو جا تے تو نظام کیسے چلتا یہ سب چیز چا ہئے نہ بڑے
بھی چا ہئے لو ہا ر بھی چا ہئے ،ٹیچر بھی چا ہئے استاد بھی چا ہئے یعنی اگر یہ
درجہ بندی نہیں ہو گی تو نظام ہی نہیں بڑے گا بھئی مو چی نہیں ہو گا جو تا
کہاں سے پہنو گے اور اگر ما سٹر نہیں ہو گا کپڑے کون سیئے گاہہر چیز کا ایک
نظام ہے قدرت نے ہر چیز کو قائم رکھا ہوا ہے ہکس نے قائم رکھا ہوا ہے ؟اللہ
نے تو آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی توقعات مخلوق پید اکر تی ہے ہیہ
سوال ہے کیا کو ئی آدمی اس کی مثال دے سکتے ہیں کہ مخلوق توقعات پو ری
کر سکتی ہے ہاتھ اٹھا ئیں کو ئی صاحب کہہ سکتے ہوں تو ہبھئی کوئی ایک کو
ئی ایک زندگی میں کو ئی ایک مثال ایک دن سے لیکر اسی سال کی عمر تک ایک
مثال آپ دیں کہ یہ یہ کام مخلوق کر سکتی ہے ہکو ئی ایک آپ کہتے ہیں جی
مجھے ماں پیدا کر تی ہے ماں کا کیا تعلق ہوا پیدا کر نے میں اللہ تعالیٰ فرما تے
ہیں ھوا لذی یصورکم ...اس اللہ کی قدرت دیکھو اس اللہ کو پہچانے کی کو
شش کر وجو اللہ ماں کے پیٹ میں خوبصورت خوبصورت تصویریں بنا رہا ہے اور
دنیا میں لا رہا ہے ہیصورکم فی الھمی...کیسا اللہ کیسی خوبصورت تصویریں
بنا رہا ہے ماںکے پیٹ میں ماں کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ تصویر کشی نہ کرے تو ہم
میں سے کو ئی بھی یہاں نہ ہو تا ہم کیاہیں اللہ کی تصویریں تو بنا ئی ہو ئی
ہیں تو اس کا مطلب ہے ماں کے پیٹ میں رہنا ماں کے پیٹ میں نو مہینے تک
ہماری پر وارش ہو نا پیدا ئش ہو نا ما ں کے دل میں اللہ نے ممتا ڈالنا با پ کے
دل میں شفقت بھر دینا یہ سب کہاں سے ہو رہا ہے کون کر رہا ہے جی تو آپ
یہ اس بات کو سمجھ گئے ہو نگے کہ مخلوق کی جتنی بھی توقعات پو ری ہو
رہی ہیں مخلوق مخلوق کی توقعات پو ری نہیں کر رہی اللہ مخلوق کی
توقعات پو ری کررہا ہے بس یہی سارا چکر ہے میںنے سو چتا ہوں میرے ماں باپ
نے مجھے پیدا کیا لہذا میر ے ماں باپ ہی مجھے پا لے گے پو سے گے بڑا کریں گے
لیکن سوال یہ ہے کہ میرے ماں باپ پیدا ہی نہیں ہو تے اللہ پیدا ہی نہیں کر تا
تو پھر میں کہاسے ہو تا میرے ماں باپ کو اللہ تعالیٰ وسائل ہی نہیں دیتے تو وہ
میری پر وارش کیسے کر تے اب بھئی اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کو وسائل دئے ماں
باپ نے اولاد کو سیکھا دئیے ایسا ہی ہو رہا ہے نہ بھئی آپ پا نی پی رہے ہیں پا
نی کس کا دیا ہوا ہے آپ نے اپنی اولادوں کو پا نی پلا دیا تو اللہ ہی کا دیا ہوا
پلانہیاب یہاں جو بھی کچھ ہو رہا ہے وہ اللہ کاد یا ہو ا ہے اب یہاں اس
سورت کو پڑھیں سورت میں نے اس لئے پڑھی یہاں سب کو یاد ہو گی نماز میں
پڑھی جا تی ہے اے پیغمبر ہ آپ میری مخلوق سے یہ فرما دیجئے یا میری مخلوق
کو یہ بتا دیجئے کہ اللہ ایک ہے یعنی خالق ہپہ مخلوق ایک نہیں ہو تی اللہ کو

کسی قسم کی ضرورت نہیں ہے اور مخلوق ضرورت کے بغیر زندہ نہیں رہ
سکتے یہی مطلب ہوا نہ اللہ کسی کا بیٹا نہیں ہے اللہ کسی کا باپ نہیں ہے
مخلوق کا مطلب ہی یہ ہے وہ کسی کا بیٹا ہو کفون احد ...وہ،اپنے خاندان میں
بھی یکتا ہے اس کا کوئی خاندان ہی نہیں ہے قبیلہ بھی نہیں ہے اب پا نچ باتوں
میں سے کتنی با تیں اللہ نے بتا ئی ہیںکو ئی صاحب کھڑے ہو کر بتا ئیں کتنی
صفات اللہ نے اپنی بیان کی ؟ہاں کیا کیا ...ہاں ...ہاں... اب اس میں مخلوق جو
ہے وہ کون سی صفت میں اللہ کے ساتھ تعلق قائم کر تی ہے ؟یعنی مخلوق جو
ہے وہ مخلوق سے توقعات توڑ کر اللہ کے ساتھ توقعات کر لے جو توقعات ہو ئی
وی ہیں آپ ما نے یا نہ ما نے یہ کہنا چھوڑ دے کہ میری توقعات مخلوق کر تی
ہے اورا س بات کا یقین کر لے اللہ ہی میری توقعات پو ری کر تے ہیں جو میں
نے ابھی آپ کو مثا لیں دے کر بیان کی تو اللہ کے ساتھ مخلوق کا تعلق قائم ہو جا
ئے گا ۔اور مخلوق خو د کو مخلوق سمجھے گی اور جب مخلوق خود کو مخلوق
سمجھے گی تو اس کا مطلب ہے اس نے اللہ کو اپنا خالق تسلیم کر لیا ہے ۔جب
مخلوق نے اللہ کوخالق تسلیم کر لیا تو مخلوق کی اپنی زندگی ساری کی ساری
اللہ کے تا بع ہے جو ہے آپ انکار کریں اظہا رہے مخلوق کی ساری زندگی اللہ
کے تا بع ہے جب تک اللہ چا ہے زندہ رکھے گا جب ا للہ چا ہئے مار دے گا ۔بتا ئے
کس کس کو اختیارہے جب چا ہے مرے،کس کو اختیار ہے وہ جہاں چا ہے پید اہو
جا ئے کس کو اختیار ہے وہ بچے ہو ساری زندگی لڑکپن رہے ،کس کو اختیار ہے
وہ بوڑھا نہ ہو کس کو اس بات کو اختیار ہے کہ بو ڑھا ہو کر آدمی مرے نہیں تو
آپ مجبور اور بے بس ہو نے کے کا رن اب آپ چا ر باتوں میں مجبور ہیں کہ اس
سے آپ ایک نہیں ہو سکتے اس لئے مخلو ق کا مطلب ہی یہ ہے ایک سے زیادہ
ہو نا خا لق کا جہاں ذکر آئے گا وہاں ایک آئے گا ۔مخلوق کا تو مطلب ہی یہ ہے
بہت سارے افراد ہوں کو ئی بھی ہوں پر ندے ہوں چرندوں میں ہو ں چو پا ئے
میں ہوں درختوںمیں ہوں پھول پھلوری میں ہوں انسان میں ہوں فرشتے میں
ہوں جنات میں ہوں مخلو ق کا مطلب یہ ہے مخلوق ایک نہیں ہے بے شمار افراد
کے مجموعے کا نام مخلوق ہے خالق خا لق کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کو ئی ایک
فرد دوسرا خالق کی ذات میں شامل ہی نہیں ہو سکتا اب آپ غور فرما ئیں اور
آپ اس آیت کومیں جو کچھ عرض کر رہا ہوں اس کو گھر جا کر بھی دو ہر ایا
کر یں اب وہ یہاں سے سن لیا اور وہ مسجد سے نکلا کہنے لگے وہاںوہاں بہت
اچھا بھئی بہت اچھا قاری عزیز صاحب نے جتنی بھی تقریر کی اب بھئی کیا تھی
کہنے لگے پتا نہیں کیا تھی وہ ساری رات زولیخا پڑھتے رہے مولوی صاحب تو صبح
کو ایک آدمی نے کہا مولوی صاحب یہ تو بتا دو ذولیخا عورت تھی یا مر د تھا ۔تو
بات یہ ہے کہ اگر آپ بات کو سن کر اس کو گہرا ئی میں سو چیں گے سمجھیں
گے تب اس بات کو مفہوم آپکے ذہن میں واقف ہو گا ۔اب یہ تو ساری زندگی
تقریریں سنتے رہو آوا ز ہی سنتے رہو تو کیا فا ئدہ ہوا ہم بھی ساری زندگی
آواز ہی سنتے رہے اب ساری زندگئی یہی سنا ہے مولوی صاحبان سے کہ غیر

مغدوب ولا ...کا مطلب یہ ہے کہ یہودیوں کی حکومت ہے آپ سب نے بھی سنا
ہوگایہودیوں کی حکومت ساری دنیا پر قائم ہو گئی کو ئی آدمی یہ نہیں کہتا کہ
یہ چودہ سو سال تھے چودہ سو سال سے نہیں گیارہ سو سال سے یہ جو تم
کہتے رہو یہودیوں کی حکومت تھی یہودیوں کی حکومت تھی یہودیوں کی
حکومت کیسے ہو گئی اگر ہو گئی تو اس کے بارے میں کچھ سوچ وچار تو کر و
کیوں ہو گئی بھئی اس طرح ہو گئی آپ نے مسلمانوں نے وہ اعمال چھوڑ دئیے
جن اعمالک کی بنیاد پر مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کو حکمرا ں بنا یا تھااللہ تعالیٰ نے
اپ کی حکمرانی کا توفہ قبول ک لیا کیوں اس لئے کہ آپ نے اللہ کے رشتے اور
اپنے رشتے کو کبھی ایک اور دو کے بیچ میں سمجھنے کی کوشش کی ہی نہیں
مخلوق بس اتنا جا نتی ہے اللہ صرف پیسے دیتا ہے اللہ رو ٹی دیتا ہے ،اللہ کپڑے
دیتا ہے ،ارے بھئی انسانہ یہی سو چے اللہ رو ٹی دیتا ہے ،اللہ کپڑے دیتا ہے ،اللہ
گھر دیتا ہئے تو کیا اللہ میاں کوے کو گھر نہیں دیتا کو ے کا گھونسلہ نہیں بناتا
بھئی کوے جو جس قسم کے گھر چا ہئے ہو تے ہیں وہ اسے حاصل ہے کتے بلیوں
کے گھر نہیںہوتے اللہ نے انہیں گھر نہیں دئیے کیا کتے بلیوں کو بھوک نہیں لگتی
ان کی ا ولادیں نہیں ہو تی ان کی شا دیا ں نہیں ہو تیتو انسان کی بنیاد اس
بات پر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صرف اللہ کے بارے میں یہ تصور کیا جا ئے الہہ رو
ٹی فراہم کر تا ہے اللہ اولاد دیتا ہے اللہ تو اولاد سب کو دیتا ہے ،جا نوروں کو
نہیں دیتا انسانوں کو بھی دیتا ہے ،کھا نے پینے کو جا نوروں کو نہیں ملتا انسانوں
کو بھی ملتا ہے ہجا نوروں کو گر می سر دی نہیں لگتی وہ حفا ظت نہیں کر تے
اپنی انسان بھی کر تا ہے ، آگ کی گر می سے انسان بھی واقف ہے آگ کی گر
می سے جا نور بھی واقف ہے اب آپ دیکھیں سردی میں جہاں آگ جلتی ہو ئی
دیکھتے ہیں وہاں سارے جانور جمع ہو جا تے ہیں تو انسان اورحیوان میں کیا فرق
ہے انسان اور حیوان میں یہ فرق ہے کہ انسان کے علاوہ کو ئی دو سری مخلو ق
اس کے انشدر اتنی ساکت اللہ نے پید اکی کہ وہ با ت کو سوچیں کہ میں مخلوق
ہوں اور میرا پہلا قرض جو ہے وہ خالق پر ہے ،انسان کو اللہ تعالیٰ نے یہ
صلاحیت عطا کی ہے کہ مخلوق یہ سوچتی ہے میں ایک نہیں ہوں اللہ ایک
ہے ،میں مجبور بحث ہوں اللہ کسی کام کے لئے مجبور نہیں ہے ،میری مجبوری
ہے میںکسی کا بیٹا ہوں میری مجبوری ہے کسی کا باپ ہوں اللہ معاورا ہے
مخلوق کی مجبوری ہے کہ اسا کا کو ئی خاندان ہو ،اللہ مجبور نہیں ہے اللہ کا
کو ئی خاندان نہیں ہیے اب یہ صفات جو اللہ تعالیٰ نے سورہ اخلاص میں بیان
کیں ان صفات سے فا ئدہ اٹھا نے کے لئے ان صفات کو سمجھنے کے لئے کیا چیز
ضروری ہے کیا چیز ضروری ہے اب یہ اللہ اتنے سارے لوگ بیٹھے ہو ئے ہیں
سورت اشریف تو سب کو یاد ہو گئی ما شا اللہ ہرمسلمان کو یا د ہو تی ہے
اس میںساٹھ سال کے لوگ بھی شامل ہیں ،پچاس کے بھی تیس کے بھی ہیں آپ
یہ بتا ئیں یہ بات جو میں نے اس طرح بیان کی ہے کیا آپ میں سے کسی نے اس
طرح سو چا ہےکیون نہیں سو چا بھئی اگر نہیں سوچا تو آپ دوسری مخلوق سے

ممتاز کیسے ہو ؟ایک کتا بھی نہیںسوچتا آپ نے بھی نہیں سو چا تو آپ اشرف المخلوق کیسے ہو ئے اشر المخلوقات کا مطلب یہ ہے کہ جو پو ری کا ئنات میں مخلوق ہے اس کی سوچ سے آپ کی سوچ اعلیٰ اور افسر ہو ،مخلوق کے تمام علوم سے زیادہ ہو مخلوق کی جو اللہ کے ساتھ قربت ہے اس کے بدلے انسان سب سے آگے ہے ؟اللہ کو جانتا ہو اللہ کو پہچانتا ہو اب آپ دعا ئیں کر تے ہیں دعا ئیں قبول ہو تی ہیں کیا کبھی آپ نے یہ سو چا ہے اتنا بڑا اللہ میاں اس سے جھو بھی مانگتے ہیں وہ دیتا چلے جا تا ہے اس کو دیکھنا بھین چا ہئے، اس سے یا ری دوستی بھی کر نی چا ہئے، اس کا کبھی شکر بھی کرنا چا ہئے ،اب آپ کو کو ئی ایک گلاس ٹھنڈا پانی پلا دے آپ کہتے گے تمہارا شکریہ اور اللہ آپ کو مسلسل کھلا رہا ہے پلا رہا ہے ،صحت دے رہا ہے، تندورستی دے رہا ہے کبھی انسان کا ذہن ہی نہیں جا تا اللہ اتنا محبت والا اللہ کہ ہماری ہر ضرورت کی کیفا لت کر تا ہے او ر ہم سے کچھ بھی نہیں چا ہتا رہا ہر چیز محبت خلوص کے ساتھ کیا یہ نے یہ احساسی اور نا شکر ی نہیں ہے کہ جس اللہ نے آپ کو پیدا ئش سے لیکر بڑھا پے تک ہر ہر قدم پر آپ کی حفاظت کی ہر ضرورت آپ کی پو ری کی جس چیز کی ضرورت ہو ئی اللہ نے آپ کو مہیا کی ؤپ نے کبھی یہ سو چا کہ کو ن اللہ ہے ہماری اتنی ضروریات پو ری کر رہا ہے کیوں نہیں سو چا تو ہر آدمی نے ہزار با رہ سو دفعہ تو پڑھی ہی ہو گی بھئی نماز مین پڑھی ہو گی بچوں کو یا د بھی کرواتے ہیں یہ دو ہی تو سورتین ہیں جو جلدی یاد ہو جا تی ہیں ایک انا اتنا کل کو ثر...اور ایک قل ھو اللہ احد...بچے بڑی جلدی یاد کر لیتے ہیں تو ا س یا دکر نے کا کیا فا ئدہ ہوا بھئی جب آپ کا ذہن اللہ کی طرف نہیںہے ؟اللہ تعالیٰ نے اس سورت میںبتا یا ہے کہ انسان کو کہ انسان کے اندر اگر غورو فکر ہو انسان اگر سوچیں سمجھیں تو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی صفت بیان کی ہے کہ جس صفت میں انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑ لیتا ہے ؟اور وہ صفت ہے اللہ سے توقع قائم کر نا اور مخلوق سے توقع توڑنا حضور قلندربابااولیا ء فرمایا کرتے تھے انسان بھی ایک بہ وقوف چیز ہے اپنے جیسے مجبور لوگوں سے توقع قائم کر تا ہے بھئی آپ مجھ سے توقع قائم کر رہے ہیں میں تو خود مجبور ہو ں مجھ سے کیا توقع قائم کر نی اب اگر پو ری بھی کر دو ں گا ایک کرو دو ں گا دو کردوں گا چار کر دوں گا اور اللہ تو آپکو کہتے بغیر آپ کی توقع قائم کر تے ہیں حضور قلندربابااولیا ء فرمایا کرتے تھے اللہ ایک ایسی ذات ہے کہ انسان اگر رو زانہ اللہ سے ایک لاکھ توقعات قائم کر ہ تو اللہ کے لئے بہت آسان ہے کہ وہ روزانہ ایک لاکھ توقعات پوری کر دے تو جو اللہ آپ کی ا یک لاکھ توقعات پوری کر سکتا ہے اور کر تا ہے اس کی طرف کبھی ذہن نہیں جا تا اور جس انسان اپنی توقع پو ری نہیں کر سکتا آپ اس سے چپکے ہو ئے ہیں اس کے ساتھ شرمندہ بھی ہو رہے ہیںو،احسان بھی جتا رہا ہے کسی سے آپ ہزار روپے لے لیں اسے نے دیں تو وہ وہ ہزار رو پے لئے تھے وہ دے دو یار تو کس منہ سے بو ل رہا ہے تم تو میرے مرکوض ہو حالانکہ کہ اس نے جو وہزار رو پے دئیے

اس کو بھی اللہ نے ہی دئیے اللہ کے دئے ہو ئے تو اس نے دئے لیکن اللہ نے آپ سے کبھی نہیں کہا کہ میں نے تمہیں اتنا پا نی پلا یا ،میں نے تمہیں اتنی ہوا دی ،میں نے تمہیں اس طرح پلا پو سے دھوپ میں بھی چا ندنی دی یعنی جو بھی مسئلہ ہے زندگی کا اور اللہ تعالیٰ یہ بھی کہتے ہیں اطونی...مجھ سے مانگو میں دو گا کو ئی انسان یہ نہیں کہتا مجھ سے ما نگو میں دو نگا وہ تو آپ صبح سے شام تک اپنے ابا سے دس بار اگر پیسے ما نگے جناب وہ جو تا اٹھا کر ما رے گا ۔کیا بدتمزی ہے ہر وقت مانگنے چلے آتا ہے یا اس کا کو ئی آپ کو زیادہ ہی آدب و احترام ہو اکو ئی دوست ہو گا مثلاً میں ہوں میں آپ سے کہو گا دس رو پے دے دینا دو منٹ کے بعد پھر کہو یار دس رو پے دے دینااچھا جی پر میں کہو دس رو پے دے دینا آپ کہے گے ایک ہی دفعہ لے لو بار بار مت مانگو یعنی آدمی پیسے ہونگے کے با وجود تھک جا تا ہے اللہ تھکتا ہی نہیں ہے دیتے دیتے تو جو اللہ آپ کی خواہشات پو ری کر رہا ہے اور ایسی خواہش پو ری کر رہا ہے جس کے بارے میں آپ کو یہ علم ہی نہیں ہے کہ ہماری کوئی خوہش پو ری ہے آپ سو جا تے ہیں رات کو حفاظت کر تا ہے مچھر گھس جا ئے آپ مر جا ئیں گے کتنی حفا ظت ہو تی ہے کہ روز آپ مر تے ہیں سو تے ہیں صبح کو پھر زندہ ہوجا تے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں روز تمہیں موت کے منہ میں لیجا تا ہوں صبح کو پھر زندہ کردیتا ہوں ۔اب آپ لوگ کیا سمجھے اللہ تعالیٰ نے سورہ اخلاص میں مخلوق کو یہ بتا یا ہے کہ توقعات کا جہاں تک تعلق ہے وہ مخلوق مخلوق کے ساتھ کو ئی توقعات قائم کر ے گی یہ اس کے لئے پر یشانی کا باعث بن جا تا ہے مثبت زدہ ہو جا ئے گی وہ اس لئے کہ کو ئی مجبور آدمی کسی مجبور آدمی کیا مدد کر ے گا آپ کہے جی کسی یا رمیں بو ڑھا نہیں ہونا چا ہتا تو مری مدر کر وہ کہے گا یار میں خود بوڑھا ہو گیا تیری کیا مددکروں گا ۔ اللہ سے آپ کہے جی میں بوڑھا نہیں ہو نا چا ہتا اللہ کو یہ اختیار ہے آپ کو بوڑھا اگربال بھی آپ کے کالے نہیں کر ے گا تو بوڑھا پے میں جوانی کی توانائی ضرور ملے گی ۔یا نئی دے دے گا اب تو ساٹھ سال میں دو دو شا دیاں بھی کر رہے ہیں اخبار میں اآیا تھا مثلاً یہ ہے کہ آپ اس آیت کو اس سورت کو گھر میں جا کر پڑھیں بار بار پڑھیں اس پر غور کر یں اس میں جو اللہ تعالیٰ نے پانچ صفات بیان کر ی ہیں اس میں پانچ صفات بیان کی ہیا سمین سے چار صفات پر انسان بے بس ہے اللہ کے ساتھ کو ئی وابستگی نہیں ہو تی ایک صفت یہ ہے کہ مخلوق سے توقعات کا رشتہ توڑ کر اللہ کے ساتھ قائم کرلیا جا ئے اللہ تعالیٰ ہمیں تو فیق دے کہ ہم قرآن پاک کو پڑھیں سمجھیں غور کریں اس کی حکمت کو تلاش کر یں اور حکمت تلاش کر نے کے لئے جب تک آپ کا ذہن کسی چیز کی گہرائی میں نہیں جا ئے گا جب تک آپ کو حکمت نہیں ملے گی اور ذہن کا جو گہرا ئی میں لیجا نے کاجو اولیا ء اللہ کا جو طریقہ ہم تک پہنچا ہے پیغمبران ِعلیہم الصلوٰ ۃ والسلام کا جو طریقہ ہم تک پہنچا ہے وہ مرا قبہ ہے جس طرح حضور ﷺ نے غار حرا میں مر اقبہ کیا دیکھئے جب غار حرا میں حضور جب مراقبہ فرما تے تھے اس وقت تک نماز تو فرض ہو

ئی نہیں تھی نہ نفلیں تک وتو وہاں کیا کر تے تھے ؟سوال ہے یہ ہ نماز تو بعد میں
فرض ہو ئی ہے نہ جب قرآن نا زل ہوا تو حضور وہاں کیا کر تے تھے ؟فکر کر تے
تھے گہرا ئی کر تے تھے کہ اللہ سے میرا پاٹ کس طرح جوڑ سکتا ہے کون سا وہ
طریقہ ہے کہ جس طریقہ پر چل کر میں اللہ سے ہم رشتہ ہو سکتا ہوں اللہ
سے قریب ہو سکتا ہوں اللہ کا دوست بن سکتا ہوںاور یہ حضور پاک ہ کہ اللہ
کے بنے بنائے دوست ہیں اللہ نے تو ان کے لئے ساری کائنات بنا ئی با عث تخلیق کا
ئنات ہے ہبا عث تخلیق کا ئنات جو ہے اس نے بھی اللہ کو پانے کے لئے اللہ سے
قربت کے لئے غوروفکر کیا ہے مراقبہ کیا ہے ہر مسلمان کے اوپر لازم ہے کہ وہ
اللہ سے قریب ہو نے کے لئے اللہ کا عرفان حاصل کر نے کے لئے مراقبہ کریں ۔
اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 103

Track 2

Time 13:09

۲۔نفس کیا ہے اور اس کی کتنی اقسام ہیں ؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایاھوالذین ...کہ ہم نے ان سب کو ایک رخ سے
تخلیق کیا اور وہ جیسے جیسے عنوان آتے رہے تشریاں ہو تی رہی جسب محفل
میں تشریح کی جا تی ہے تو نفس کو سامنے رکھا جا تا ہے نفس سے مرا دزندگی
کی بھی ہے ،نفس سے مراد انسان کی تخلیق بھی ہے،نفس سے مراد ایجنسی
بھی ہے وہ ایجنسی جو اطلا ت کو قبول کر تی ہے اور اطلا ت میں معنی پہناتی
ہے نفس سے مراد یہ بھی ہے انسان کے جذبات احساسات اور حواس جو حواس
کبھی بھا ری ہو جا تے ہیں کبھی ہلکے ہو جا تے ہیں کبھی بہت زیادی بھا ری
ہوجا تے ہیں کبھی ہلکے بھی ہو جا تے ہیں اب ایسے جذبات کے علوم میں یہ بھی
ہے کہ جذبات سے کبھی وابستہ ہو جا تی ہے اور کبھی جذبات میں ٹھہرائو پیدا
ہو جا تا ہے یہی صورت حال حواس کا ہے حواس انسان کو اپنی زندگی کے اس
رخ میں لیجا تے ہیں جہاں زندگی میں خوشی ہے مسرت ہے اور یہی جذبات کا
انسان کو اس طرف لیجا تے ہیں جہاں غم ہے پر یشانی ہے اداسی ہے بے چینی
ہے حلال ہے ٹھہرائو ہے پر یشانی ہے اور جب زندگی کا تجزیہ کیا بڑے بڑے
برزرگوں نے ہمارے احباب نے تو انہوں نے یہ دیکھا کہ زندگی تین رخوں پر چل
رہی ہے ایک زندگی کا رخ یہ ہے کہ آدمی مطمئن ہے زندگی کا دو سرا رخ یہ ہے
کہ آدمی غیر مطمئن ہے ہاب کو ئی یہ کہتا ہے ایک نفس امارہ ہے امارہ سے اد

وہ جذبات اور احساسات کو لیتے ہیں یعنی نفس امارہ ان جذبات و احساسات کو
زندگی کو کہتے ہیں جن کے احتیاج میں تخریب ،جن کے احتیاج میں کبر ،جن کے
احتیاج میں شیطنت،پھر دو سرے کہتے ہیں نفس لوامہ ہے یعنی تخریب اور بے
حالی کا جو زمانہ ہے یا کیفیت ہے اس میں ایک رخ ایسا ہے کہ وہ آدمی جو
تجسس کر تا ہے اور ملا مت کر تاہے بھئی یہ کام تم نے اچھا نہیں کیا جب ملا
مت کر تا ہے تو وہ مطمئن بھی ہو تا ہے اور اب ایک قسم نفس کی بنا ئی ہے
نفس یعنی ایسا عہد جو شیطنت کو قبول کر تا ہے یا جو تخریب پسند ہے یا جو
پریشانی اور بر بادی سے متعلق قبول کر تا ہے نفس معاد ہے پھر دو سرے لفظ
کو کہتے ہیں نفس لوامہ یہ زمین جو ہے وہ نیامت کر تا ہے متوجہ کر تا ہے
آدمی کو کہ یہ کام ضروری ہے پہلے کر دے اس نفس سے مطمئن نہ ہو جب
آدمی اس نظامت کو اور زمین کی آواز کو اور زمین کی رہنمائی کو قبول کر تا
ہے وہ راستہ اختیار کر لیتا ہے جیسے کہ راستے تو اللہ تعالیٰ نے پسند کئے ہیں
اللہ تعالیٰ کے دوستوں نے پیغمبر علیہم الصلوٰ ۃ والسلام نے پسند کیا ہے اس میں
اور اس کی زندگی میں جب ٹھہرئو پیدا اہوجا تا ہے ایک سکون پیدا ہو جا تا ہے
تو اطمینان پیدا ہو جا تا ہے تو اس نفس کونفس مطمئنہ اور اگر اس نفس امارہ
نفس لوامہ یا نفس مطمئنہ میں یہ اس نفس کی اطلا ع ہے جو بڑوںنے قائم کی
ہیں مطلب یہ ہے کہ انسان ان تمام برا ئیوں سیاور ان تمام باتوں سے بچے ان
برا ئیوں سے یا باتوں سے انسان کے اندر ایک ملا مت پیدا ہو تی ہے ایک پریشانی
پیدا ہو تی ہے احساس نظامت پیدا ہو تی ہے ہاور ان باتوں کو اختیار کر یں جن
با توں کے اوپر اطمینان قلب ہو اوراطمینان قلب نصیب ہو نے والی بات ہے ہم
سب جا نتے ہیں اور ہمارے سامنے حضور پاک ﷺ کی تعلیمات بھی ہیں شریعت
بھی ہے طریقت بھی ہے تو یہ حضور قلندربابااولیا ءؒ فرمایا کر تے تھے کہ اطمینان
کی ایک ہی صورت ایک تو یہ انسان اپنے لئے جو چا ہے اپنے بھا ئی کے لئے وہ ہی
چا ہے ہدوسری یہ کہ جو اپنے بھا ئی کی خدمت کر تا ہے اس کا کوئی معروضہ
اور صلا نہیں ہو نا چا ہئے کہ میں نے اس کی خدمت کی ہے یہ میری خدمت کر
ے گا میں آج اس کے کام آیا کل کو یہ میرے کام آئے گا یہ جو طریقہ ہے یہ نفس
امارہ کے علم میں آتا ہے جب ہم اپنے لئے کوئی کام، کر تے ہیں تو مثلاً یہ ہے کہ
جب ہم بہترین لباس اپنے لئے سلواتے ہیں اس کو ہم پہنتے ہیں تو اس کا ہمارا
کو ئی مقصد نہیں ہو تا ہم لبا س کو ئی توقع قائم نہیں رکھتے کہ ہم نے یہ
لباس پہنا تو یہ لباس ہمارے کام آئے گا یا ہم نے اس کے لئے اتنے پیسے خرچ کئے
سوٹ کے لئے بھئی ضرورت کی چیز ہے حیات کے مطابق جس جسم کے لئے آپ نے
خریدے پہنا اس جسم جو اصل ہے اس میں آپ اپنا ذہن نہیں لگا تے چپک نہیں
ہے اسی صورت سے اگر آپ نے کسی اپنے بھا ئی کے لئے کوئی کام کیا کسی نیاپنے
بھا ئی کے لئے سوٹ سلوا دیا کسی نے اپنے بھا ئی کی مد د کر دی تو اس وقت
بھی آپ کے ذہن میں یہی صورت ہو نی چا ہئے کہ یہ صورت کا اپنے لئے نہیں
ہے اگر آپ نے کسی کی خدمت کی اور اس خدمت کا اپنے لئے معروضہ چاہا اوار

اس خدمت کے بارے میں آپ کے ذہن میں یہ بات کسی بھی طرح آگئی آپ کے
ذہن میں کہ میں نے اس کی خدمت کی ہے یہ میرے کام آئے گا تو وہ خدمت جو
ہے وہ نفس امارہ کی ہو گئی ہے اس لئے وہ اآپ کا ضمیر ضرور آپ سے ملامت
کر ے گا لیکن اگر آپ نے اپنے بھا ئی کی خدمت اس طرح کی ہے کہ آپ نے خدمت
کی اور اسے بھول گئے یا تو اس طرح جس طرح آپ صبح کو نا شتہ کر تے ہیں
دوپہر میں آپ بھول جا تے ہیں اگر آپ اسی طرح اپنے بھا ئی کے خدمت کو بھی
بھول گئے تو اسی صورت میں کہے گے آپ کا جو عمل ہو گا یہ نفس مطمئنہ میں
شامل ہو گا ہدوسری طرف حضور قلندر بابااولیا ء نے جو فرمایا یہ فرمایا ہے
ایک ہدایت دی ہے حکم دیا ہے کہ کبھی کسی قسم میں توقع قائم نہیں کرو
توقع قائم کر نا ہے اگر کسی سے تو اس سے توقع قائم کرو جس سے جو توقین
ہو سکے اب آج آپ مجھ سے توقع قائم کر تے ہیں کہ یہ کام کر دے گا آپ کو یہ
سوچنا چا ہئے کہ میرا بھی تو کو ئی کام کر رہا ہے جب میں کسی سے توقع
رکھتا ہوں مجھ سے توقع رکھو تو یہ بات غلط ہے یقینی صورت یہ ہے کہ آپ اس
سے توقع رکھیںجو سب کے کام ؤرہا ہے اور کسی سی کسی قسم کی احتیاج
توقع نہیں رکھتا یعنی اللہ اللہ نے سب کی خدمت کروائی سب کو رزق فراہم کر
رہا ہے ،سب کو وسائل فراہم کر رہا ہے ہر ہر قسم کی ضرورت کا اہتمام دیا
ہو ا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کبھی کسی سے توقع نہیں رکھتا اگر اللہ تعالیٰ توقع
رکھتے تو جتنے بھی کا فر ہیں مشرک ہیں ملائکہ الموت مانے والے لیں اللہ تعالیٰ
رو زی بن کر دیتا ہوا ہی بن کر دیتے سانس ہی نہیں دیتے تو یہاں زمین کے اوپر
ایک آدمی بھی ایسا نہ ہو تا کہ اللہ کو لیکن اللہ کا جو نظام ہے وہ ہمارے
سامنے ہے کافر ہو مشرک ہو اللہ کو جو مانتا ہو نہ مانتا ہواللہ تعالیٰ نے جو
زندگی کے لئے وسائل فراہم کر دئیے ہیں وہ سب ایک ہی طرح تقسیم ہو رہے
ہیں مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو خود خدمت کر تا ہے اور اپنی مخلو ق سے
کسی قسم کی توقع قائم نہیں کر تا تو یہی صورت انسانوں کے اندر بھی ہو نی
چا ہئے انسان اگر دوسرے انسان کی خدمت کر تا ہے تو اس خدمت کو بھول جا نا
چا ہئے اور دوسرے انسان سے اپنے لئے کسی قسم کی توقع قائم نہیں کر نی چا
ہئے تو یہ جو کیفیت ہے جس میں انسان کسی بندے سے توقع قائم نہیں کر تا اور
اپنے نصاب کے مطا بق اپنے بھا ئیوں کی خدمت کر تا ہے تو یہ کیفیت نفس ہے
مطمئنہ میں آتی ہے یہ نفس امارہ نفس الوامہ نفس مطمئنہ کچھ اس طرح ہے
اس کا مطلب ہے کہ نفس امارہ یعنی شیطانی خیالات تخریبی خیالات ، وہ
خیالات جو اللہ اور اللہ کے رسول کی تعلیمات کے خلاف ہیں یہ وہ نفسیات ہیں
نفس لوامہ انسان کے اندر وہ ایجنسی جو انسان کو با خبر کر تی ہے برا ئیوں
سے اور اچھا ئیوں سے یعنی وہ بتا تی ہے یہ کاکم جو ہوا ہے وہ برا ہو ا ہے اور
یہ کام جو ہوا یہ اچھا ہوا ہے ہبرا ئی کو چھوڑ کر اچھا ئی کو اختیار کر نا اور
اچھا ئی کو اختیار کر نے کے بعد انسان کے اندر جو سکون پیدا ہو تا ہے اس سکون
کی زندگی کا نفس مطمئن ہے ہاختتام